سورة ابراهیم

آیات ۲۴ - ۳۴

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ۙ﴿۲۴﴾ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا
كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ
كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙ قف وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ؕ وَ بِئْسَ
الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِیْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِیَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَ لَا
خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
لَّكُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ۚ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا
تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِۙ ﴿۲۴﴾ تُؤۡتِىۡۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيۡنٍۢ بِاِذۡنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ - کیا نہیں دیکھا آپ نے (کہ) کیسے

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا - بیان کی اللہ نے مثال

كَلِمَةً طَيِّبَةً - پاکیزہ کلمے کی

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ - (جو) ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے

اَصۡلُهَا ثَابِتٌ - : اس کی جڑ جمی رہنے والی (مضبوط) ہے

وَّ فَرۡعُهَا فِى السَّمَآءِ - اور اسکی شاخیں آسمان میں ہیں

تُؤۡتِىۡۤ اُكُلَهَا - وہ دیتا ہے اپنا پھل

كُلَّ حِيۡنٍۢ - ہر وقت

بِاِذۡنِ رَبِّهَا - اپنے رب کے حکم سے

اَصۡل : جڑ (جمع اصول)

ثَابِت : ثابت، مضبوط، محکم

فَرۡع : شاخ (جمع فُرُوۡع)

اردو میں: فرع، فروعی

اٰتٰی یُؤۡتِیۡ ، اِیۡتَآءٌ : دینا، لانا

اُكُل : پھل، میوہ

حِیۡن : وقت (غیر معین وقت)

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۙ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ - اور اللہ بیان کرتا ہے

الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ - مثالیں لوگوں کے لیے

لَعَلَّهُمْ - شاید وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ - نصیحت حاصل کریں

اَمْثَالَ : مِثْل اور مَثَل کی جمع

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرٌ : نصیحت حاصل کرنا (۷)

اردو میں: ذکر، تذکیر، تذکّر، اذکار، تذکرہ، مذکور، مذاکرات

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْٓ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِإِذْنِ
رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کو کس چیز سے مثال دی ہے؟ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اچھی ذات کا درخت، جس کی جڑ زمین میں گہری جمی ہوئی ہے اور شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں۔ ہر آن وہ اپنے رب کے حکم سے اپنے پھل دے رہا ہے یہ مثالیں اللہ اس لیے دیتا ہے کہ لوگ اِن سے سبق لیں

Do you not see how Allah has given the example of a good word? It is like a good tree, whose root is firmly fixed, and whose branches reach the sky, ever yielding its fruit in every season with the leave of its Lord. Allah gives examples for mankind that they may take heed.

محمد اقبال

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾

توحید اور شرک کی تمثیل

- اللہ تعالیٰ لوگوں کو حصول حقائق کے لیے اپنی پیش کردہ مثالوں کے مطالعے اور ان میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیتا ہے
- اللہ تعالیٰ نے یہاں ایمان اور کفر کی حقیقت کو ایک بلیغ تمثیل سے واضح فرمایا ہے (اس سے پہلے سورت کی پہلی آیت میں توحید کو نور اور شرک کو ظلمات کہا گیا)
- یہ تمثیل سورت کے مضمون اور اس کی فضا کے ساتھ ہم آہنگ کے ساتھ ساتھ مطالب و معانی کا نہایت وسیع آفاق رکھتی ہے اور اس کے اندر گہرے حقائق ہیں۔
- کلمہ طیبہ کے لفظی معنی " پاکیزہ بات "کے ہیں اور اس سے عام طور پر تو کلمہ توحید " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ " مراد لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو کبھی کلمہ طیبہ سے یاد فرمایا ہے اور کبھی اسے الکلمۃ الجامعۃ کہا ہے، یعنی وہ کلمہ جسے پڑھ کر آدمی دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے، جو ایمان کی بنیاد اور ایمان کی علامت ہے، یہ توحید کا اقرار ہے، یہ قول حق ہے
- کلمہ طیبہ کلمہ حق ہے، جو ایک مفید اور اصل دار درخت کی طرح ہوتا ہے، یہ حق مستحکم ، ٹھوس اور مفید ہوتا ہے۔ زمانے گزر جاتے ہیں لیکن یہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ باطل کی طوفانی ہوائیں اسے اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتیں اور ظلم و سرکشی کے کدال اسے اکھاڑ نہیں پھینک سکتے۔ اگرچہ بعض اوقات یوں محسوس ہوتا ہے کہ ظلم اور سرکشی کے سخت طوفان اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے لیکن یہ اپنی خصوصیات اور اپنی فطرت کے باعث برقرار رہتا ہے۔ اس درخت کی تخم ریزی صالح انسانوں کے دلوں میں ہوتی اور اس کی پود لگتی ہی رہتی ہے اور یہ نسلاً بعد نسل بڑھتا ہی رہتا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

- ایک حدیث مبارکہ میں بھی آپ ﷺ نے مومن کو ایک شجرہ طیبہ سے تشبیہ دی ۔جب مومن اس کلمے کا اقرا ر کرتا ہے اور اس کو اختیار کرتا ہے تو زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی ہم آہنگ ہو جاتی ہے اس لیے کہ سارا نظام کائنات اسی حقیقت پر مبنی ہے
- جب یہ کلمہ دل میں اتر گیا تو ایک شجرہ طیبہ ہے جو زمین کی پاتال میں اتر گیا، پھر ایک تن تنہا شخص نمرود کی خدائی کو اس کے دربار میں چیلنج کرنے، فرعون جیسے طاغوت کے سامنے کھڑا ہونے اور مکہ کے سرداروں کے درمیان پیغامِ حق پہنچانے میں ذرا برابر بھی خوف نہیں رکھتا.
- اس کلمے کی بدولت ، گوشت پوست کے ایک انسان میں پہاڑوں جیسا استقلال پیدا ہوتا ہے، شیطانی قوتوں کے مقابلے میں اس کا ذکر شمشیر برہنہ بن کے ابھرتا ہے جو باطل کی قوتوں کو تار تار کرکے رکھ دیتا ہے، آپ ﷺ نے اہل مکہ کو جب فرمایا کہ تم اگر اس ایک کلمے کو قبول کرلو تو اس کی بدولت تمہیں دنیا میں عزت حاصل ہوگی اور اسی کی بدولت آخرت میں سرخروئی نصیب ہوگی، اسی سے تم عربوں کے مالک بن جاؤگے اور اسی سے عجم تمہارے سامنے جھک جائیں گے
- چناچہ نبی اکرم ﷺ کی یہ بات کیسے پوری ہو کر رہی ؟ کہ جب آپؐ کی قوم نے اس کلمے کو قبول کرلیا تو کیسے چند سالوں میں ہی انسانیت کے مقدر کی وہ سحر طلوع ہوئی جس کی امید میں انسانیت نے صدیاں گزاری تھیں۔
- کلمۂ طیبہ کے اس شجرِ مبارک کی تعبیر سدا بہار درخت کی سی (تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا)، یعنی اس درخت پر کبھی خزاں نہیں آتی بلکہ یہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ پھل دیتا ہے

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

کلمہ طیبہ کی تاثیر

یہ ایک ایسا بارآور اور نتیجہ خیز کلمہ ہے کہ جو شخص یا قوم اسے بنیاد بنا کر اپنی زندگی کا نظام اس پر تعمیر کرے، اس کو ہر آن اس کے مفید نتائج حاصل ہوتے رہتے ہیں۔

یہ فکر میں سلجھاؤ، طبیعت میں سلامتی، مزاج میں اعتدال، سیرت میں مضبوطی، اخلاق میں پاکیزگی، روح میں لطافت، جسم میں طہارت و نظافت، برتاؤ میں خوشگواری، معاملات میں راست بازی، کلام میں صداقت شعاری، قول وقرار میں پختگی، معاشرت میں حسن سلوک، تہذیب میں فضیلت، تمدن میں توازن، معیشت میں عدل و مواساۃ، سیاست میں دیانت، جنگ میں شرافت، صلح میں خلوص اور عہد و پیمان میں وثوق پیدا کرتا ہے

یہ ایک ایسا پارس ہے جس کی تاثیر اگر کوئی ٹھیک قبول کرلے تو کندن بن جائے۔

تفہیم القرآن

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ۨ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ - اور مثال کلمہ خبیثہ کی

خَبِيْثَةٍ : خُبْثٌ سے (صفت مشبہ) - ناپاک، گندی، خبیث، پلید

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ - ایک خبیث درخت کی سی ہے

اجْتُثَّتْ - جو اکھیڑ دیا گیا

(ج ث ث) اِجْتَثَّ يَجْتَثُّ ، اِجْتِثَاثٌ : اکھاڑنا، کسی چیز کے جُثہ کو پورا پورا اٹھا لینا (VIII)

اردو میں : جُثہ

مِن فَوْقِ الْأَرْضِ - زمین کے اوپر سے

فَوْق : اوپر

مَا لَهَا مِن قَرَارٍ - نہیں ہے اس کے لیے کوئی قرار (استحکام)

قَرَار : قرار، ٹھہرنے کی جگہ، استحکام

يُثَبِّتُ اللَّهُ - ثابت قدم رکھتا ہے اللہ

ثَبَّتَ يُثَبِّتُ ، تَثْبِيْتٌ : ثابت قدم / مضبوط / قائم رکھنا (II)

اردو میں: ثبت، ثابت، اثبات، ثبوت، مثبت

الَّذِينَ آمَنُوا - ان لوگوں کو جو ایمان لائے

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ - پختہ بات (کلمہ توحید) کے ساتھ

ثَابِت : ثابت، مضبوط، محکم

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ع

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - دنیوی زندگی میں

وَفِي الْاٰخِرَةِ - اور آخرت کی میں بھی

وَيُضِلُّ اللّٰهُ - اور گمراہ کر دیتا ہے اللہ

الظّٰلِمِيْنَ - ظالموں کو

وَيَفْعَلُ اللّٰهُ - اور کرتا ہے اللہ

مَا يَشَآءُ - جو وہ چاہتا ہے

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾

اور کلمہ خبیثہ کی مثال ایک بد ذات درخت کی سی ہے جو زمین کی سطح سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے، اُس کے لیے کوئی استحکام نہیں ہے۔ ایمان لانے والوں کو اللہ ایک قول ثابت کی بنیاد پر دنیا اور آخرت، دونوں میں ثبات عطا کرتا ہے، اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اللہ کو اختیار ہے جو چاہے کرے

And the example of an evil word is that of an evil tree, uprooted from the surface of the earth, wholly unable to endure.
Thus, through a firm word, Allah grants firmness to the believers both in this world and in the Hereafter. As for the wrong-doers, Allah lets them go astray. Allah does whatever He wills.

محمد اقبال

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

کلمہ خبیثہ کی مثال

- اس سے پہلے آیت ۱۸ میں کفر و شرک اور اس کے نتیجے میں کسب اعمال کی تمثیل بیان کی گئی " اپنے رب سے کفر کرنے والوں کے اعمال کی مثال اس راکھ کی سی ہے جسے ایک طوفانی دن کی آندھی نے اڑا دیا ہو " ۔ اور سورۃ الرعد میں اسی بات کو انداز سیلاب اور پگھلائی ہوئی دھاتوں کی تمثیل میں بیان کیا گیا تھا

- کلمۂ خبیثہ کی تشبیہ ایک شجرۂ خبیثہ کی سی، جس کی جڑیں زمین سے اکھڑ چکی ہیں اور اسے قرار و ثبات حاصل نہیں۔ جھاڑ جھنکاڑ کے قسم کا درخت جس میں نہ پھول نہ پھل نہ سایہ نہ غذا۔ ہاتھ لگائیں تو اس کے کانٹے ہاتھوں کا زخمی کریں، چکھیں تو اس کی تلخی سے زبان زہر آلود ہو جائے، پاس بیٹھیں تو اس کی بدبو سے قوت شامہ ماؤف ہو کے رہ جائے۔۔ انسانیت کو اس کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں۔ اس میں ذرا ثبات نہیں اور جس کے لیے زمین میں ثبات نہیں اس کے لیے فضا میں پھیلنے کا کوئی امکان ہی نہیں۔

- کلمۂ خبیثہ، کلمۂ طیبہ کی ضد ہے۔ اس سے مراد کلمۂ شرک اور کفر و شرک پر مبنی عقائد و نظریات ہیں۔ یعنی ہر وہ باطل عقیدہ ہے جس کو انسان اپنے نظام زندگی کی بنیاد بنائے، عام اس سے کہ وہ دہریت ہو، الحاد ہو، شرک و بت پرستی ہو، یا کوئی اور ایسا تخیل یا نظا جو انبیاء (علیہم السلام) کے واسطے سے نہ آیا ہو۔

- مزدکیت، اشتمالیت، اشتراکیت، ساہوکاری نظام، سرمایہ دارانہ نظام یہ وہ شجرات خبیثہ اور آکاس بیل ہیں جن کی کوئی بنیاد نہیں، جو انسانیت کا عرق چوس کے اس کے ڈھانچے کو خالی کیے جا رہی ہیں، انتظار اس کا ہے کہ کب ان کو اکھاڑنے والے ہاتھ تیار ہوتے ہیں، کب وہ نسل اٹھتی ہے جو کلمہ طیبہ کے سوز سے بہرہ ور ہو کر انسانوں کی بھلائی کے لیے ان کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے اٹھے۔

کلمۂ طیبہ اور کلمۂ خبیثہ کا فرق

کلمۂ طیبہ اور کلمات خبیثہ کے اس فرق کو ہر وہ شخص بآسانی محسوس کر سکتا ہے جو دنیا کی مذہبی، اخلاقی، فکری اور تمدنی تاریخ کا مطالعہ کرے۔ وہ دیکھے گا کہ آغاز تاریخ سے آج تک کلمۂ طیبہ تو ایک ہی رہا ہے، مگر کلمات خبیثہ بیشمار پیدا ہو چکے ہیں۔ کلمۂ طیبہ کبھی جڑ سے نہ اکھاڑا جا سکا، مگر کلمات خبیثہ کی فہرست ہزاروں مردہ کلمات کے ناموں سے بھری پڑی ہے، حتیٰ کہ ان میں سے بہتوں کا حال یہ ہے کہ آج تاریخ کے صفحات کے سوا کہیں ان کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔ اپنے زمانے میں جن کلمات کا بڑا زور و شور رہا ہے آج ان کا ذکر کیا جائے تو لوگ حیران رہ جائیں کہ کبھی انسان ایسی ایسی حماقتوں کا بھی قائل رہ چکا ہے۔

کلمۂ طیبہ کو جب، جہاں، جس شخص یا قوم نے بھی صحیح معنوں میں اپنایا اس کی خوشبو سے اس کا ماحول معطر ہو گیا اور اس کی برکتوں سے صرف اسی شخص یا قوم نے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ اس کے گرد و پیش کی دنیا بھی ان سے مالا مال ہو گئی۔ مگر کسی کلمۂ خبیث نے جہاں جس انفرادی یا اجتماعی زندگی میں بھی جڑ پکڑی اس کی سڑاند سے سارا ماحول متعفن ہو گیا۔ اور اس کے کانٹوں کی چبھن سے نہ اس کا ماننے والا امن میں رہا، نہ کوئی ایسا شخص جس کو اس سے سابقہ پیش آیا ہو۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾

اہل کلمۂ توحید کا ثبات

- قول ثابت سے مراد وہی کلمہ توحید (ایمان) ہے جس کی آسمان و زمین اور فطرت و کائنات دونوں میں پائیداری و استواری کی تعریف گذشتہ آیات میں گزر چکی ہے۔ اس پر ایمان لانے والوں کو اس دنیا اور دوسری دنیا دونوں میں ثبات حاصل ہے
- اس دنیا میں: اس کلمے کی بدولت دنیا میں ایک پائیدار نقطہ نظر، ایک مستحکم نظام فکر، اور ایک جامع نظریہ ملتا ہے جو ہر عقدے کو حل کرنے اور ہر گتھی کو سلجھانے کے لیے شاہ کلید کا حکم رکھتا ہے۔ سیرت کی مضبوطی اور اخلاق کی استواری نصیب ہوتی ہے جسے زمانہ کی گردشیں متزلزل نہیں کر سکتیں۔ زندگی کے ایسے ٹھوس اصول ملتے ہیں جو ایک طرف ان کے قلب کو سکون اور دماغ کو اطمینان بخشتے ہیں اور دوسری طرف انھیں سعی و عمل کی راہوں میں بھٹکنے، ٹھوکریں کھانے، اور تلون کا شکار ہونے سے بچاتے ہیں
- دوسری دنیا میں: جب وہ موت کی سرحد پار کرکے عالم آخرت کے حدود میں قدم رکھیں گے تو وہاں کسی قسم کی حیرانی اور سراسیمگی و پریشانی ان کو لاحق نہیں ہوگی۔ کیونکہ وہاں سب کچھ ان کی توقعات کے عین مطابق ہوگا۔ وہ اس عالم میں اس طرح داخل ہوں گے گویا انکی راہ و رسم سے پہلے ہی واقف تھے۔ وہاں کوئی مرحلہ ایسا پیش نہیں آتا جس کی انھیں پہلے خبر نہ دے دی گئی ہو اور جس کے لیے انھوں نے قبل از وقت تیاری نہ کر رکھی ہو۔ اس لیے وہاں ہر منزل سے وہ پوری ثابت قدمی کے ساتھ گزرے گے
- اس کلمے کو جھٹلانے والوں کی اس دنیا میں کی گئی کوششیں دوسری دنیا میں رائیگاں جائیں گی، (الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمالَهُمْ - جنھوں نے کفر کیا اور خدا کی راہ سے لوگوں کو روکا خدا نے ان کی کوششیں رایگاں کر دیں - سورة محمد)

اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْانِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۗ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ - کیا نہیں آپ نے دیکھا ان لوگوں کی طرف

بَدَّلُوْانِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا - جنھوں نے بدل دیا اللہ کی نعمت (ایمان کو) کفر سے

بَدَّلَ يُبَدِّلُ ، تَبْدِيْلٌ بدل دینا

وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ - اور لا اتارا اپنی قوم کو

اَحَلَّ يُحِلُّ ، اِحْلَالٌ : اتارنا، حلال کرنا

حَل: گرہ کھولنا، کسی جگہ اترنا / رہنا، جائز ہونا

دَارَ الْبَوَارِ - ہلاکت کے گھر میں

دَار : گھر

بَارَ يَبُوْرُ ، بَوْرًا و بَوارًا : کسی چیز کا بہت مندہ پڑ جانا / تباہ ہونا

بَوَار: تباہی

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا - جہنم میں وہ داخل ہوں گے

صَلٰى يَصْلِيْ ، صَلْيٌ : داخل ہونا

وَبِئْسَ الْقَرَارُ - اس میں اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے

بِئْسَ : برا (کلمۂ ذم)

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا - اور انہوں نے بنا لیے اللہ کے لیے کچھ شریک

اَنْدَادً ، نِدّ کی جمع (شریک، مقابل)

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ - تاکہ وہ گمراہ کریں اس کے راستے سے

قُلْ تَمَتَّعُوْا - کہہ دیجیے تم فائدہ اٹھالو (دنیا میں)

تَمَتَّعَ يَتَمَتَّعُ ، تَمَتُّعٌ : فائدہ اٹھانا

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ اِلَی النَّارِ - پھر بلاشبہ تمہارا لوٹنا آگ کی طرف ہی ہے

مَصِیْر : لوٹنا

قُلْ لِّعِبَادِیَ - کہہ دیجیے میرے ان بندوں سے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا - جو ایمان لائے

یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ - کہ وہ قائم کریں نماز

وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ - اور وہ خرچ کریں اس سے جو ہم نے رزق دیا انہیں

سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً - پوشیدہ اور ظاہراً

سِرًّا : رازداری، پوشیدہ

عَلَانِیَۃً : ظاہر، اعلانیہ

مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ - اس سے پہلے کہ آئے

یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ - وہ دن کہ کہ نہ سودے بازی ہوگی جس میں

بَیْعٌ : خرید وفروخت، لین دین، تجارت

وَلَا خِلٰلٌ - اور نہ دوستی کام آئے گی

خِلٰل (خَلِیْل) : دوستی - اس کی جمع خُلَّۃٌ

اردو میں: خلیل، خلت

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّ اَحَلُّوۡا قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِۙ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلُّوۡا عَنۡ
سَبِيۡلِهٖ‌ ؕ قُلۡ تَمَتَّعُوۡا فَاِنَّ مَصِيۡرَكُمۡ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ
يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا بَيۡعٌ فِيۡهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

تم نے دیکھا اُن لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اُسے کفران نعمت سے بدل ڈالا اور (اپنے ساتھ) اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا، یعنی جہنم، جس میں وہ جھلسے جائیں گے اور وہ بدترین جائے قرار ہے، اور اللہ کے کچھ ہمسر تجویز کر لیے تاکہ وہ انہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں اِن سے کہو، اچھا مزے کر لو، آخرکار تمہیں پلٹ کر جانا دوزخ ہی میں ہے، اے نبیؐ، میرے جو بندے ایمان لائے ہیں اُن سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور جو کچھ ہم نے اُن کو دیا ہے، اُس میں سے کھلے اور چھپے (راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اِس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی

Did you not see those who have exchanged Allah's favour with ingratitude to Him, causing their people to be cast in the abode of utter perdition. Hell, wherein they shall roast? How wretched a place to settle in! They have set up rivals to Allah that they may lead people astray from His way. Tell them: "Enjoy for a while. You are doomed to end up in the Fire!" (O Prophet), tell those of My servants who believe that they should establish Prayer and spend out of what We have provided them with,41 both secretly and openly, before there arrives the Day when there will be no bargaining, nor any mutual befriending.

محمد اقبال

اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَّ اَحَلُّوۡا قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِۙ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصۡلَوۡنَهَا ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ اَنۡدَادًا لِّيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِهٖ‌ ؕ قُلۡ تَمَتَّعُوۡا فَاِنَّ مَصِيۡرَكُمۡ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

کفرانِ نعمت کے مرتکب لیڈر اور ان کے پیچھے چلنے والی عوام کا انعام

- اس مضمون کو قرآنِ مجید نے کئی مقام پر بیان کیا کہ دنیا میں اپنے مفادات کے حصول اور تحفظ کی خاطر انبیاء علیہ السلام کے لائے گئے اس کلمہ طیبہ اور اس کے نظام کو جھٹلانے والے لیڈر اپنے پیچھے چلنے والی عوام کو دوزخ کے گھاٹ پر لے جائیں گے
- سورۃ ہود میں فرعون اور اس کے پیچھے چلنے والی قوم کے بارے میں بتایا گیا، " يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ (98) وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے چلتا ہوا ان کو دوزخ میں جا اُتارے گا اور جس مقام پر وہ اُتارے جائیں گے وہ بہت برا ہے"
- اسی طرح تمام قوموں اور تمام معاشروں کے گمراہ لیڈر اپنے پیروکاروں کو جہنم میں پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔
- یہ قریش کو ملامت کا ایک اشارہ اور ایک تنبیہ ہے خاص کر ان کے لیڈروں کو، کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی قوم کو شرک اور کفر کے گڑھے میں دھکیل کر جہنم کا سامان کر رہے ہیں (ان کے اس عمل کو کفران یعنی ناشکری سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کیوں؟)
- اللہ تعالیٰ نے انھیں اس سرزمین مکہ میں کیسی کیسی نعمتیں عطا فرمائیں اور پھر ان ہی میں سے آخری پیغمبر کو اٹھایا جو ان کے پاس ایک ایسا کلمہ طیبہ لے کے آئے جس میں دل و دماغ کی بالیدگی بھی ہے، احساسات کی آسودگی بھی، اخلاق کی توانائی بھی اور معاملات کی پاکیزگی بھی، ایک دوسرے سے ہمدردی و خیر خواہی بھی ہے، اللہ تعالیٰ کی خشیت اور اس کا احساس بندگی بھی ہے اور جس کے نتیجے میں تمام دنیا پر اثر و نفوذ کے امکانات بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے وعدے بھی ہیں اور دنیا و آخرت میں استقامت اور استقلال کے نشانات بھی ہیں۔ لیکن انہوں نے اس عظیم نعمت کی قدر کرنے کی بجائے اسے کفران میں بدل ڈالا، انکار کیا، حق کا راستہ روکا، اہل ایمان کو ایذائیں دیں، اور گمراہی و تباہی کے راستے پر گامزن ہو گئے

قُلۡ لِّعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَ لَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

مسلمانوں کو پیغام

- قریش کو انذار کے بعد اب مسلمانوں کو خطاب کیا گیا ہے، بالواسطہ یہ بتانا مقصود ہے کہ قریش کے دن گنے جا چکے ہیں، یہ گرتی ہوئی دیوار کے نیچے بیٹھے ہیں جو کسی وقت بھی ان کو لے بیٹھے گی۔ مستقبل کے امین مسلمان ہیں۔اس دھرتی کا اصل نمک ہیں۔ انہی کو مستقبل کا بوجھ اٹھانا ہے اور اسلام کا ہراول دستہ بن کر دنیا کو اسلام کی روشنی سے بہرہ ور کرنا ہے اور اس کے کچھ تقاضے ہیں جن کا انہیں بہر حال اہتمام کرنا ہے
- انہیں اپنا جائزہ لینا چاہیے کہ کہ ان میں ایمان و عمل اور سیرت و کردار کا کوئی سقم نہ ہو، ان کی روش کفار کی روش سے مختلف ہونی چاہیے انہیں اس نعمت ایمان اور کلمہ طیبہ کے حصول پر شکر گذار ہونا چاہیے
- شکر گزاری کی عملی صورت یہ ہے کہ نماز قائم کریں جو بندے اور معبود میں حقیقی تعلق پیدا کرتی ہے۔انسان کو اپنی حقیقت سے بھی آشنا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی کبریائی سے بھی بہرہ ور رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے باعث وہ کسی کے سامنے جھکنا گوارا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ سے ربط و ضبط مضبوط ہونے کے باعث وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتا۔ وہ حق اور اپنے جیسوں کے سامنے ایک عاجز بندہ ہوتا ہے، لیکن باطل اور اہل کفر کے سامنے فولاد کی صورت ہوتا ہے
- انفاق فی سبیل اللہ کو زندگی کا ایک لازمی سامان سمجھیں۔ یہ ایمان کے ساتھ دین کی سربلندی کا لازمی مطالبہ ہے جس سے نہ صرف اسلحہ، سامان جنگ اور قلعے میسر آئیں گے بلکہ ہر حق و باطل کے ہر معرکے میں اس کی ضرورت ہوگی اور اس سے اسلام کی عمارت استوار اور مضبوط ہوگی اور اس کی حفاظت بھی ہوسکے گی۔اور اس انفاق کے پیچھے لازمی طور پر اخلاص کی قوت ہو
- یہ بھی بتایا گیا کہ نماز اور انفاق فی سبیل اللہ محض اسلامی انقلاب کی ضرورت نہیں بلکہ یہ تمہارے لیے توشہ آخرت بھی ہے، جس دن کوئی کمائی، نہ کوئی کاروبار اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی اس دن یہی نماز اور یہی انفاق سرخروئی کا کام دیں گے اور جنت میں بلندی درجات کا باعث ہوں گے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ - اللہ ہے جس نے پیدا کیا

السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ - آسمانوں کو اور زمین کو

وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً - اور اتارا آسمان سے پانی

فَاَخْرَجَ بِهٖ - پھر اس نے نکالا اس کے ذریعے

مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ - پھلوں سے تمہارے لیے رزق

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ - اور مسخر کر دیا تمہارے لیے کشتیوں کو

فُلْكَ: بڑی کشتی ، جہاز (واحد ، جمع، مذکر، مؤنث سب کے لیے)

لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ - تاکہ وہ چلیں سمندر میں اس کے حکم سے

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ - اور مسخر کر دیا تمہارے لیے نہروں (دریاوں) کو

اَنْھار: نھر کی جمع (نہر، دریا)

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ؏ (

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ - اور مسخر کر دیا تمہارے لیے سورج اور چاند کو

دَأَبَ یَدأَبُ ، دَأْبًا : چلنا، گردش کرنا

دَآئِبَيْنِ - دونوں لگاتار گردش کرنے والے

دَأَئِب : گردش کرنے والا | دَأَئِبَين : دونوں گردش کرنے والے

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ - اور مسخر کیا تمہارے لیے رات اور دن کو

وَ اٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ - اور اس نے دی تمہیں ہر چیز سے

مَا سَاَلْتُمُوْهُ - جو تم نے مانگی اس سے

سَاَلَ یَسْئَلُ ، سُؤَالٌ : مانگنا، سوال کرنا

وَ اِنْ تَعُدُّوْا - اور اگر تم شمار کرو

عَدَّ یَعُدُّ ، عَدٌّ : گننا، شمار کرنا

نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا - اللہ کی نعمت کو تو نہیں شمار کر سکو گے اسے

اَحْصٰى یُحْصِی ، اِحْصَآءٌ گننا، شمار کرنا (۱۷)

اِنَّ الْاِنْسَانَ - بیشک انسان

لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ - یقیناً بڑا ظالم، بہت ناشکرا ہے

ظَلُوْمٌ ، ظُلْمٌ سے مبالغے کا صیغہ

كَفَّارٌ ، كُفْرٌ سے مبالغے کا صیغہ

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿٣٢﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَ اٰتٰكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ اِنْ
تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾ ۧ

اللہ وہی تو ہے جس نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ
سے تمہاری رزق رسانی کے لیے طرح طرح کے پھل پیدا کیے جس نے کشتی کو تمہارے لیے
مسخر کیا کہ سمندر میں اُس کے حکم سے چلے اور دریاؤں کو تمہارے لیے مسخر کیا، جس نے سورج
اور چاند کو تمہارے لیے مسخر کیا کہ لگاتار چلے جارہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر
کیا، جس نے وہ سب کچھ تمہیں دیا جو تم نے مانگا اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو کر نہیں
سکتے حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکرا ہے

It is Allah Who created the heavens and the earth, Who sent down water from the heaven and thereby brought forth a variety of fruits as your sustenance, Who subjected for you the ships that they may sail in the sea by His command, Who subjected for you the rivers, Who subjected for you the sun and the moon and both of them are constant on their courses, Who subjected for you the night and the day, and Who gave you all that you asked Him for. Were you to count the favours of Allah you shall never be able to encompass them. Verily man is highly unjust, exceedingly ungrateful.

محمد اقبال

اَللّٰهُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الۡفُلۡکَ لِتَجۡرِیَ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الۡاَنۡهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ دَآئِبَیۡنِ ۚ وَ سَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَ اٰتٰىکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡهُ ؕ وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ۔

مذکورہ مضمون (شکر) کی مزید وضاحت

- وہ اللہ جس کی نعمت کا کفران کیا جارہا ہے، جس کی بندگی و اطاعت سے منہ موڑا جارہا ہے، جس کے ساتھ زبردستی کے شریک ٹھہرائے جارہے ہیں، وہ وہی تو ہے جس کے یہ اور یہ احسانات ہیں۔
- زمین و آسمان کے بڑے بڑے اجرام و پہاڑ، شمس و قمر، گردش لیل و نہار، بارشیں اور پھل سب مسخرات کس کے دیئے ہیں؟ اس کو نہ پہچاننے کی غفلت کو ہی تو یہاں بے انصافی اور ناشکر گزاری سے تعبیر کیا گیا ہے۔
- انسانی زندگی میں صحیح فیصلے کا دارومدار صرف اس بات میں ہے کہ آدمی اس کائنات میں اپنی حیثیت کا تعین کیا کرتا ہے؟ کائنات کے خالق و مالک کو کیا حیثیت دیتا ہے اور کس کی کبریائی کا حق تسلیم کرتا ہے اور کسے اس قابل سمجھتا ہے کہ علی الاطلاق قانون سازی کا حق کس کو ہے۔ جو شخص یہ سارے حقوق اللہ تعالیٰ کے لیے تسلیم کرلیتا ہے تو وہ صراط مستقیم کا مسافر بن جاتا ہے اور اس کی زندگی صحیح رخ اختیار کرلیتی ہے
- لیکن کو شخص اس کی ملکیت، اس کے حقوق اور اس کی کبریائی کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوتا بلکہ مختلف شرکاء کو مختلف نعمتوں پر تصرف کا حق دے دیتا ہے اور ان کے بہت سارے اختیارات کو جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اختیارات ہیں ان کے ساتھ خاص کردیتا ہے۔اس طرح سے کائنات کی حاکمیت میں ایک ثنویت dualism پیدا ہوجاتا ہے، یہی کفران اور ناشکری ہے
- اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کی ہر مانگ پوری کی، زندگی کے لیے جو جو کچھ مطلوب تھا، جس کا احاطہ کرنا انسانی عقل کے بس میں نہیں ہے، مہیا کیا، انسانی بقا اور ارتقاء کے لیے جن جن وسائل کی ضرورت تھی سب فراہم کیے۔ ان نعمتوں کی اتنی تفصیل ہے کہ انسان کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ کی نعمتوں کو گن سکے تو پھر اس کا احسان اور شکر کہاں ہیں؟

اضافی مواد

Reference Material

امثال القرآن

امثال القرآن کیا ہیں؟

- قرآن میں بیان کردہ مثالیں اور تماثیل: یہ وہ آیات ہیں جن میں مفاہیم کو سمجھانے، ذہن کے قریب تر بنانے یا پھر حقائق کی وضاحت وغیرہ کی غرض سے کسی شے کی کسی اور شے یا مختصر انداز میں کسی عمدہ معنی سے تشبیہ پائی جاتی ہے
- امثال، مثل کی جمع ہے، اس کو مَثَل، مِثل اور مَثِیل تینوں طریقوں سے پڑھا جاسکتا ہے
- قرآنِ کریم جو انسانوں کی ہدایت کی آخری کتاب ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے کئ قسم کی مثالیں بیان فرمائیں ہیں تاکہ انسان حقیقت کو سمجھنے کے لیے دقت محسوس نہ کرے، یہ اس لیے کہ مثالوں سے بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے

تمثیلات کے مقاصد:

- تمثیلات کے ذریعے قرآنِ مجید فہمِ دین اور روحِ دین اپنے مخاطبین کے دلوں میں اتارنا چاہتا ہے تاکہ وہ حقیقت سے اچھی طرح واقف ہو جائیں اور دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے

قرآن مجید نے خود ان تمثیلات کے دو مقاصد بتائے ہیں:

1. تذکرہ اور یاددہانی "ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی مثالیں بیان کی ہیں تاکہ لوگ یاددہانی حاصل کریں" (14:25)
2. تفکر، یعنی غور و فکر "اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں"

امثال القرآن

- مثل (جمع امثال) جن اردو معانی میں استعمال ہوتا ہے ان میں مانند، نظیر، کہاوت، تشبیہ ، عبرت، روایت، معیار، نمونہ، صفت، بات، دلیل، ہم صورت، ہم شکل، کہانی، داستان، یکساں، موافق، جیسا، تصویر، صورت، حکایت ، استعارہ، مجاز ، اور کنایہ شامل ہیں
- انگریزی میں Applied Examples, Similitudes, Parables, Metaphor, Metonym
- تمثیل (Allegory/memetics): کسی چیز کو براہ راست بیان کرنے کی بجائے تخیلی اور تصوراتی انداز میں بیان کیا جائے
- تشبیہ (Similitudes) : کسی چیز کو کسی خاص صفت کے اعتبار سے دوسری چیز کے مانند قرار دینا
- استعارہ (Metaphor) : ایک شے کو بعینہٖ دوسری شے قرار دے دیا جائے، اور اس دوسری شے کے لوازمات پہلی شے سے منسوب کر دیئے جائیں
- مجاز (Metonymy) : وہ لفظ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو
- کنایہ (Equivocal & euphemism): وہ کلمہ جس کے معنی مبہم اور پوشیدہ ۔ حقیقی اور مجازی دونوں معنی ممکن ہوں

امثال القرآن

- وَيَضْرِبُ اللّٰہُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں (14:25)
- وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ، ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لئے ہر طرح سے تمام مثالیں بیان کردی ہیں، مگر اکثر لوگ انکار سے باز نہیں آتے(17:89)
- وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ، ہم نے صاف صاف ہدایت دینے والی آیات تمہارے پاس بھیج دی ہیں، اور ان قوموں کی عبرت ناک مثالیں بھی ہم تمہارے سامنے پیش کر چکے ہیں جو تم سے پہلے ہو گزری ہیں، اور وہ نصیحتیں ہم نے کر دی ہیں جو ڈرنے والوں کے لیے ہوتی ہیں (24:34)
- وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ یہ مثالیں ہم لوگوں کی فہمائش کے لیے دیتے ہیں، مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں(29:43)
- كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰہُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ،اسی طرح خدا لوگوں سے ان کی مثالیں (حالات) بیان فرماتا ہے(47:3)
- وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں (59:21)

امثال القرآن

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
- نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلیٰ خَمْسَةِ أوْجُهٍ حَلالٍ ، وَحَرَامٍ ، وَمُحْكَمٍ ، وَمُتَشَابِهٍ ، وَ أَمْثَالٍ ، فَأَحِلُّو الْحَلَالَ وَحَرِّمُو الْحَرَامَ وَاعْمَلُوا بِالْمُحْكَمِ آمِنُوْا بِالْمُتَشَابِه وَاعْتَبِرُوْا بِالْأَمْثَالِ – مشکوٰۃ

قرآن پانچ وجھوں پر نازل ہوا ہے۔ حلال حرام، محکم، متشابہ اور امثال

پس حلال پر عمل کرو، حرام کو چھوڑو، محکمات پر عمل کرو، متشابہات کو چھوڑو اور مثالوں سے عبرت حاصل کرو

امثال القرآن

- علوم قرآن کا مستقل اہم موضوع
- قرآن کریم میں امثال کے بیان کی خاص اہمیت ہے
- قرآن کریم نے اپنی اعلی تعلیمات کو مثال، تشبیہ اور استعارہ کے ذریعہ بیان کیا ہے
- اہم دینی حقائق کو ذہن نشین کرایا گیا ہے
- قرآن پاک کے معانی و حقائق کو ایسے لباس میں پیش کیا گیا ہے کہ بات فوراً دل میں اتر جاتی ہے

امثال القرآن کی اہمیت

- مثالوں کے ذریعہ عقلی مسائل محسوس کیئے جاتے ہیں
- مطالب سب کے لئے عام فہم ہو جاتے ہیں
- مسائل کے بارے میں یقین میں اضافہ ہو جاتا ہے
- ان باتوں کا اندازہ اور فہم مل جاتا ہے جو عام انسانی زبان اور فہم کی محدودیت کی بنا پر سمجھنا ممکن نہیں جیسے جہنم کی مثالیں، نور کی مثال وغیرہ

امثال القرآن

- امثال القرآن کی کتب میں ۱۰۰ سے زیادہ امثال کا تذکرہ و تجزیہ
- امثال القرآن کی کتب:
  - امام سیوطیؒ
  - امام ابن القیمؒ
  - امام زرکشیؒ
  - علامہ ماوردیؒ

امثال القرآن کو سمجھنے کے ۳ درجے / مرحلے

- تذکرا اور یاد ہانی - جس میں پیغام الٰہی کی حقیقت کا ذہن نشین کرنا
- غور و فکر - انسان مثال اور اس کی حکمت میں غور و فکر کرتا ہے
- ادراک - جس میں گہری فکر کے ساتھ حقائق کی شناخت اور ادراک ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی چند امثال

- قرآن کو جھٹلانے والوں کی مثال
- دین اور کتاب کو چھوڑ کر دنیا کے پیچھے بھاگنے والے کی مثال (کتے کی سی)
- متحد ہو کر اللہ کی راہ میں لڑنے کی مثال
- حق اور باطل کی مثال، اچھے اور برے کی مثال، نور اور ظلمت کی مثال، مومن اور فاسق کی مثال - (یہ برابر نہیں)
- عہد باندھ کر توڑنے کی مثال (سوت کاتنے والی عورت کی سی)
- دنیا کی زندگی کی مثال (سبز چارے کی جو چند دنوں میں بھوسہ بن کے ختم ہو جاتا ہے.....)
- مشرک/شرک کی مثال (آسمان سے گر پڑنے کی)
- غیر اللہ کو پکارنے کی مثال (مکھی کی سی ...)
- کفار کے اعمال کی مثال (ریگستان میں سراب کی سی)
- قرآن کو نہ سننے اور اس پر غور و فکر نہ کرنے والوں کی مثال (چوپایوں کی سی)
- اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو کارساز بنانے والوں کی مثال (مکڑی کے کمزور گھر کی سی...)

قرآن مجید کی چند امثال

- بد عہد اور ناشکرے کی مثال (اس شخص کی سی جو کشتی میں سمندر میں طوفان میں پھنس گیا ہو......)
- بستی والوں کی مثال جس میں اللہ نے کئی رسول بھیجے
- گھٹتے بڑھتے چاند کی مثال (ٹہنی کی سی....)
- مردہ (ہڈیوں) کو زندہ کرنے کی مثال (اللہ کی قدرتِ کاملہ کا بیان)
- جہنمیوں کے کھانے کی مثال ــ زقوم (تھوہر) کے درخت کی سی جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا
- نبی کریم ﷺ کے ساتھیوں کی مثال (تورات وانجیل میں)........
- دنیا اور آخرت کی مثال (سرسبز کھیتی کی سی جو خشک ہو زرد اور پھر چورا چورا ہو جاتی ہے)
- شیطان کی مثال (انسانوں کو دنیا میں گمراہ کرکے آخرت میں اپنے آپ کو بری الذمہ ٹھہرائے گا...)
- اللہ کے احکام کو بھلا دینے والوں کی مثال (جو اپنا آپ بھول گئے)
- نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کی مثال (نبی سے خیانت کرنے والیاں، دوزخ میں جانے والیاں)
- باغ والوں کی مثال (اللہ کی نعمتوں کا اقرار نہ کرنا پھر شکر نہ کرنا، تباہی اور ہلاکت کا پیش خیمہ)
- دوزخ کی چنگاریوں کی مثال (زرد اونٹوں کی سی)

قرآن مجید کی چند امثال

- نور کی تمثیل
- اللہ کے علاوہ دوسرے سہارے پکڑنے والوں کی مثال
- جاننے والے اور نہ جاننے والے کی مثال
- نبوت اور وحی - سعید اور خبیث لوگوں کی مثال
- عیسیٰ اور آدم کی مثال
- حاملینِ کتاب کی مثال (جو کتاب پر عمل نہ کریں اس گدھے کی سی جس پر کتابیں لدی ہوں)
- ریاکاری کرنے والے کی مثال
- کفر شرک کے ساتھ مال خرچ کرنے والوں کی مثال
- کلمہٗ طیبہ اور کلمہٗ خبیثہ کی مثال
- سود کھانے والے کی مثال (اس شخص کی سی جسے باؤلے کتے نے کاٹ لیا ہو.....)
- تکبر کرنے والوں کی مثال
- موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی مثال (جنھوں نے اپنے رسول کو تکلیف دی)